"قسم المخطوطات" جامعہ علومِ اثریہ کا تعارف

حافظ عبدالغفور (بن محمد اسماعیلؒ المعروف جہلمی کی شخصیت محتاج تعارف نہیں — ۱۹۵۸ء میں آپ نے جامع مسجد اہل حدیث جہلم میں خطابت کی ذمہ داری سنبھالی، جب کہ ۱۹۶۲ء میں آپ نے جہلم میں مستقل رہائش اختیار کر کے بتوفیقِ باری تعالیٰ اپنی ان خدمات کا آغاز کیا، جن کے نتیجہ میں جامعہ علوم اثریہ کا قیام عمل میں آیا، اور جس کا سنگِ بنیاد امام الحرم المکی الشریف شیخ محمد بن عبداللہ بن سبیّل نے رکھا تھا۔ حافظ صاحب کی پوری زندگی اعلائے کلمۃ اللہ اور دینِ حقہ کی بے لوث خدمات کے لیے وقف تھی، اور اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ جامعہ علومِ اثریہ (برائے طلباء) کے علاوہ اب جامعہ اثریہ للبنات میں بھی طالبات کی ایک کثیر تعداد علومِ دینی سے فیضیاب ہو رہی ہے — بحمداللہ، جہلم شہر میں جہاں اہل حدیث کی صرف چار مسجدیں تھیں، اب ان کی تعداد پندرہ تک پہنچ چکی ہے، جن میں جمعہ و نمازِ پنجگانہ کے اہتمام کے ساتھ حفظ القرآن و ناظرہ کے تدریسی شعبے بھی قائم ہیں۔

"کلّ نفس ذائقة الموت" کے مصداق حافظ صاحب جب اس جہانِ فانی سے عالمِ آخرت کو سدھارے (رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃ) تو ہونہار، صالح اولاد نے ان کی ذمہ داریاں سنبھالیں، اور آج بحمداللہ وہ بڑی محنت سے اپنے والدِ مرحوم کے لگائے ہوئے پودے کو نخلِ تن آور بنانے میں مصروف ہیں — رئیس الجامعہ جناب علامہ محمد مدنی اور مدیر الجامعہ جناب حافظ عبدالحمید عامر کی کوششوں سے درس و تدریس اور علومِ دینیہ کی دیگر خدمات کے لیے اساتذہ اور اصحابِ علم و فضل کی ایک مضبوط ٹیم جامعہ میں موجود ہے، جن میں حافظ ثناء اللہ صاحب الزاہدی ایسی قد آور علمی شخصیت بھی شامل ہے۔ عربی زبان میں

موصوف کی متعدد کتب، مثلاً توجیہ القاری، تلخیص الاصول، تیسیر الاصول، احادیث الصحیحین بین الظن والتخمین منظرِ عام پر آکر علمی حلقوں سے خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

تصنیف وتالیف کی ان خدمات کے علاوہ حافظ صاحب نے بیرونِ ملک کے متعدد سفر کر کے جامعہ کی لائبریری کے لیے گرانقدر کتب جمع کی ہیں، جو بلا مبالغہ ملک کے کسی دوسرے مکتبہ میں موجود نہیں! ـــــ یہ امر مخفی نہیں کہ علومِ اسلامیہ ابھی تک نصف سے زائد غیر مطبوع، یعنی مخطوطات کی صورت میں ہیں۔ اس علم دوست شخصیت نے مخطوطات کا ایک عظیم مجموعہ بھی جامعہ کے لیے مہیا کیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ "حرمین" کے انہی کالموں کے ذریعے ان تمام مخطوطات کا یکے بعد دیگرے تعارف کرا دیا جائے، تاکہ علم دوست احباب ان پر مطلع ہو کر اپنے اپنے ذوق کے مطابق ان سے استفادہ کر سکیں ـــــ چنانچہ سب سے پہلے جس مخطوط کا تعارف ہم پیش کر رہے ہیں، اس کا نام "شرح مقدمۃ الجزریہ المسمٰی بطاش الکبری" ہے۔

اس کے مؤلف ابوالخیر احمد بن مصطفیٰ بن خلیل المشتہر بطاش الکبری ہیں[۵]۔ آپ ۱۴ ربیع الاول ۹۰۱ھ میں پیدا ہوئے۔ موصوف کا شمار اپنے دور کے عظیم علماء میں ہوتا ہے۔ ابتدائی تعلیم کے علاوہ آپ نے علومِ حدیث وتفسیر اپنے والدِ محترم سے سیکھے، بعد ازاں آپ نے محمد القوجہری سے کسبِ فیض کیا۔ تکمیلِ تعلیم کے بعد آپ نے مدارسِ دینیہ میں درس وتدریس کے فرائض سر انجام دیے۔

آپ قسطنطنیہ شہر کے قاضی بھی مقرر ہوئے، بلا خوف لومۃ لائم اسلامی حدود کی پاسداری کی اور احکامات جاری کیے ـــــ علم کا ایک وسیع سمندر تھے، آپ کا شمار انتہائی منکسر المزاج علمائے حق میں ہوتا ہے۔ آخر عمر میں آنکھوں کی عظیم نعمت سے محروم ہو گئے تو عہدۂ قضاء سے مستعفی ہو کر اپنے گھر میں تصنیف وتالیف کے کام میں مشغول ہو گئے[۶]۔

آپ کی متعدد تصانیف میں سے چند ایک کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ مفتاح السعادۃ ومصباح السیادۃ فی موضوعات العلوم۔

---

[۵] شذرات الذہب لابن العماد ۳۵۲/۸ ۔ ۳۵۳۔

[۶] المصدر السابق، البدر الطالع ۱۲۱/۱۔

۲۔ الشقائق النعمانیہ فی علماء الدولة العثمانیہ۔

۳۔ شرح العوامل المائة للجرجانی فی النحو۔

۴۔ العالم فی علم الکلام۔

۵۔ شرح الفوائد ، فی المعانی والبیان۔

۶۔ شرح مقدمة الجزریة۔ (زیرِ نظر مخطوط)

آپ نے رجب المرجب ۹۶۸ھ میں بلخ شہر میں انتقال فرمایا۔[۲]

شرح مقدمۃ الجزریہ ۲½×۶ انچ کے سائز میں ۱۶۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب محفوظ ہے، ناقص نہیں۔ جلد بندی اور رسم الخط سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ بخارا اور سمرقند میں لکھی گئی۔ رسم الخط خطِ بخاری ہے، جو فارسی رسم الخط کے قریب قریب ہے۔ کتاب پر ناسخ کا نام موجود نہیں، البتہ تاریخ النسخ ۱۳۰۱ھ موجود ہے۔

ایک نظر مقدمۃ الجزریہ پر یہ کتاب علم التجوید میں ایک بے مثل اور عظیم کتاب ہے، جو اشعار یعنی نظم میں ہے۔ کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے ہوتا ہے کہ علماء کی ایک بڑی تعداد نے اس کی خدمت کی اور شروحات لکھی ہیں — تفصیل کے لیے دیکھیے، کشف الظنون عن أسامی الکتب والفنون ج ۲ ص ۱۷۹۹-۱۸۰۰

اس کتاب کے مؤلف شمس الدین ابو الخیر محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف، المعروف بابن الجزری الشافعی ہیں۔ آپ ۷۵۱ھ کو رمضان المبارک میں ہفتہ کی رات دمشق میں پیدا ہوئے۔ آپ نے علم الحدیث اور علم القرآت میں ایک خاص مقام حاصل کیا اور حصولِ علم کے لیے عراق، حجاز اور مصر کے سفر کیے۔ علم القرأت کو عام کرنے کے لیے ایک مدرسہ علم القرآن کے نام سے قائم کیا اور اس میں درس و تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے — حافظ ابنِ حجرؒ فرماتے ہیں:

"قد انتهت الیه ریاسة علم القرأت"

یعنی علم القرأت کی ریاست آپ پر منتہی ہے۔

---

[۱] معجم المؤلفین ۲/۱۷۷۔

[۲] المصدر السابق و شذرات الذهب لابن العماد ۸/۳۵۲۔

آپ نے درج ذیل کتب تصنیف فرمائیں :

۱۔ ذیل طبقات القراء للذہبی ۔

۲۔ قصیدۃ فی قراءت الثلاثۃ ۔

۳۔ النشر فی القراءت العشر ۔

۴۔ مقدمۃ الجزریہ —— مایۂ ناز اور زندہ وجاوید کتاب ہے ۔[1]

آپ کی وفات ۸۳۳ھ ربیع الاول میں ہوئی اور آپ کو آپ کے مدرسہ میں دفن کر کے سپردِ رحمتِ باری کیا گیا ۔[2]

---

[1] شذرات الذہب لابن العماد ۷/۲۰۴ - ۲۰۶ ۔

[2] کشف الظنون ۲/۱۷۹۹ ، شذرات الذّہب ۷/۲۰۶ ۔

- حرمین خود پڑھیں، دوسروں کو پڑھائیں —— اس تبلیغی، اصلاحی، دینی جریدہ کی توسیعِ اشاعت میں حصّہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں ۔
- خط وکتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں —— آپ کی ادنیٰ سی توجہ ہمیں تعمیلِ ڈاک میں غیر ضروری محنت سے بچائے گی !
- حرمین میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں ۔
- جن احباب کے ذمہ سالانہ زرِ تعاون واجب الادا ہے، برائے مہربانی اپنے واجبات جلد روانہ فرمائیں —— شکریہ !
- عدمِ ادائیگی کی صورت میں اس اعلان کو باقاعدہ اطلاع تصور کرتے ہوئے وی پی پی وصول کرنے کے لیے تیار رہیں ۔

(مینجر)